''دامن'' پنجابی شاعری کی انمول صنفِ سخن

واصف لطیف، لیکچرار شعبۂ اُردو/ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

"Daman" is an important and rare poetic farm of Punjabi literature upto this time it is claimed that "Daman". Written by some poets are not more than Five or Six. In this research article besides those Five or Six available "Damans" some more published and unpublished are introduced. It is estimated by their numbers that as the samples of this rare poetic form are traced in the past and at present are also being practised .

پنجابی ایک قدیم زبان ہے جس کے کلاسیکی شعری ادب کی معلوم تاریخ کم وبیش آٹھ صدیوں پر محیط ہے۔ پنجابی شاعری میں اصناف کی رنگا رنگی اس کے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں۔ درجنوں اصناف میں سے ایک اہم صنفِ سخن ''دامن'' ہے جو انمول اور کمیاب صنف ہے۔ کمیابی کے اعتبار سے شریف کنجاہی لکھتے ہیں:

''......مینوں یاد اے جے کِنے شوق تے کِنے وکھتاں نال اودوں مینوں پیر دا 'دامن' ہتھ آیا سی۔ اوہ 'دامن' نہیں جیہڑے لوک ول طرح پُل صراط پار کر جان لئی پھڑ دے نیں، بلکہ اوہناں دی اوہ نظم جس وچ اوہناں سوہنی دا سارا قصہ بیان کیتا سی......جتھوں تیک مینوں معلوم اے اُستاد عشق لہرؔ نے سبھ توں پہلاں 'دامن' لکھیا تے یوسف زلیخا دا قصہ اوس وچ نبھایا۔ اوس توں بعد فقیر محمد فقیر ہوراں سسّی دا 'دامن' لکھیا تے اوہناں توں پچھے پیر (پیر فضل گجراتی) ہوراں سوہنی دا قصہ نظمایا......''[۱]

جبکہ ارشد میر اس صنف کی کمیابی کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

''......ایہہ صنف چنگی اوکھی تے پیٹھ وار ہوندی اے ایس لئی ایہنوں ہائیں مائیں کوئی ہتھ نہیں پاندا۔ ساری پنجابی شاعری وچ گنتی دے ای چند دامن ہن تیکر لکھے ملدے نیں تے خاص کر جیہڑے مشہور ہوئے نیں اوہ جھُنگے وچوں ہن تیک تن ای لبھدے نیں......''[۲]

اُستاد عشق لہر، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر اور پیر فضل گجراتی کے دامن اگرچہ دستیاب تھے اس لیے اُن کے متعلق سب سے پہلے ارشد میر نے ''تِن دامن'' کے عنوان سے ماہنامہ ''مہر و ماہ'' لاہور کے دسمبر ۱۹۷۶ء کے ''بابائے پنجابی نمبر'' میں مضمون لکھا۔ پھر ڈاکٹر سیّد اختر جعفری نے اپنی کتاب ''پنجابی ادبی صنفاں'' میں ''دامن''[۳] کے عنوان سے مضمون لکھا۔ مذکورہ بالا تینوں دامن اُستاد شعرا نے لکھے تھے لہٰذا لاجواب تھے۔ نبیلہ عمر رقمطراز ہیں:

> ''پیر فضل گجراتی، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر تے اُستاد عشق لہر نے اک واری ''دامن'' دے سرناویں تھلے پنجاب دے تِن رومان لکھن دا فیصلہ کیتا۔ اُستاد عشق لہر نے ایس نظم وچ یوسف زلیخا، ڈاکٹر فقیر نے سسّی پُنوں تے پیر فضل نے سوہنی مہینوال دے رومان لکھے تے ایہہ بہت وڈا ادبی معرکہ سی''[۴]

بلاشبہ تینوں اُستاد شعرا نے آپس میں طے کر کے اپنے اپنے علم وفن کا بھرپور زور لگا کر دامن لکھے تھے اس لیے لاجواب ہیں لیکن یہ بات طے ہے کہ اُن کے پیشِ نظر ''دامن'' صنف کا کوئی نہ کوئی نمونہ ضرور رہا ہوگا جس کو مدِ نظر رکھ کر تینوں نے دامن لکھنے کا فیصلہ کیا ہوگا۔

صنف دامن کے نایاب و کمیاب ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کے نواسے محمد جنید اکرم کے ایما پر ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کے پوتے عبدالباسط باسطؔ نے اس صنف میں طبع آزمائی کی اور نہایت شاندار دامن بعنوان ''ہیر رانجھا''[۵] تخلیق کیا جس کا آغاز اس مصرعے سے ہوتا ہے:

ع موجو مرن پچھوں دِھیدو دَردے توں کھسّے رانجھیاں دے پروار دامن

یہ دامن ۲۱ بندوں پر مشتمل ہے اور مسدس کی ہیئت (فارم) پر ترکیب بند اشعار میں رقم کیا گیا ہے۔ دامن کا آخری مصرع ملاحظہ کریں:

ع وائی سُن کے عاشقاں صادقاں دی کیتے جگ سارے سوگوار دامن

دامن کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے پانچواں دامن محمد جنید اکرم نے لکھا جس کی بابت وہ یوں رقمطراز ہیں:

> ''......ایس وار 13 اگست 2012ء تے 24 ویں روزے دی سرگھی ویلے میری اکھ کُھلی تے اللہ توبہ کر دیاں نعتیہ شعر گنگنان لگا۔ ربّوں طبیعت مائل ہوگئی تے نعتیہ دامن جیہڑا کہ میری خواہش وی سی، ربّ دے کرم نال لکھیا گیا......''[۶]

محمد جنید اکرم کا دامن مسدس ترکیب بند ہیئت میں ہے اور دامن کے کل ۱۶ بند ہیں۔ یہ دامن نعتیہ اور سیرتی موضوعات پر مشتمل ہے۔

محمد جنید اکرم نے رسالہ تماہی ''پنجابی'' میں محمد صدیق تاثیر کا دامن شامل کیا اور

''چھیواں دامن'' ے کے عنوان سے اس دامن کا تعارف بھی کروایا۔ یہ دامن ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کے ایک سو چودھویں جنم دن کے حوالے سے لکھا گیا۔ دامن کے کل ۱۶ بند ہیں جو مسدس کی ہیئت میں ترکیب بند اشعار پر مشتمل ہیں۔ دامن کا پہلا اور آخری مصرع ملاحظہ کریں:

''پہلا مصرع: کُن آکھیا ربّ نے جیس ویلے کائنات دا بھریا بھنڈار دامن

آخری مصرع: ہے ہے صد افسوس تے حیف صد صد، کرلئیو نہ تُسیں اشکبار دامن''۸

مذکورہ بالا چھ مطبوعہ ''دامن'' کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس صنف کے جو اصول سامنے آتے ہیں اُن کے مطابق دامن کی ہیئت کچھ یوں بنتی ہے:

''دامن، پنجابی شاعری دی بڑی انملّی تے وڈملّی صنف اے جیہدے وچ عام طور تے کلاسیکل رومانی قصیاں نوں نظم کیتا جاندا اے۔ ایس صنف وچ ہر بند دے چھے مصرعے ہوندے نیں۔ شروع دے پہلے بند وچ ہر مصرعہ دے اخیر وچ ''دامن'' دا لفظ تے اگلے ہر بند دے پنجویں تے چھیویں مصرعے دا اخیر لا لفظ دامن دے مضمون پاروں جوڑیا جاندا اے۔ ایہہ صنف چنگی اوکھی تے پیچھوار ہوندی اے ایس لئی ایہنوں ہائیں مائیں کوئی ہتھ نہیں پاندا......''۹

جبکہ ڈاکٹر سیّد اختر جعفری صنف دامن کی ہیئت کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

''جتھوں تیک دامن دی بنتر دا سمبندھ اے، دامن مختلف بنداں دی شکل وچ لکھیا جاندا اے تے مسدس وانگوں ہر بند وچ چھ مصرعے ہوندے نیں۔ پہلے بند دے ہر مصرعے دے چھیکڑ اُتے لفظ دامن ردیف دے طور تے ورتیا جاندا اے۔ فیر ہر اگلے بند دے پنجویں تے چھیویں مصرعے وچ ورتیا جان والا قافیہ پہلے بند دے قافیے دا ہم قافیہ ہوندا اے۔ یعنی ہر بند دا تریجا شعر ترجیع بند وانگوں پہلے بند نال ہم قافیہ ہوندا اے تے چھیکڑ اُتے دامن دی ردیف ورتی جاندی اے۔ ایس طرح سارے بند موضوعاتی، معنوی تے لفظی اعتبار نال اک دوجے نال جُڑے ہوندے نیں۔''۱۰

درج بالا دونوں نقادوں کی رائے کو مدنظر رکھ کر ''دامن'' صنف کی جو ہیئت اور اصول سامنے آتے ہیں وہ صرف اوّلین ذکر ہوئے تین ''دامن'' کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ جبکہ نئے دریافت ہونے والے قدیم اور نئے لکھے گئے غیر مطبوعہ ''دامن'' مسدس کے علاوہ مخمس، چومصرعہ، ترجیع بند، ترکیب بند، غزل اور سی حرفی کی ہیئت میں بھی ملتے ہیں لہٰذا نقادوں کو اس صنف کے حوالے سے ''دامن'' کی نئی ہیئت اور نئے اصول وضع کرنے ہوں گے۔

راقم الحروف نے جب دلچسپ صنف دامن کا مطالعہ کیا اور اس کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کی تو ان چھ ''دامن'' کے علاوہ بھی بہت کچھ ملتا گیا اور جس طرح سوچا تھا کہ یہ صنف ایک دریا ہوگا لیکن ''دامن'' تو ایک سمندر کی گہرائی والی صنف کے طور پر سامنے آئی اور راقم الحروف کی دلچسپی بڑھتی چلی گئی۔ مزید تحقیق کرنے پر کئی مطبوعہ

دامن ملے جو زمانی اعتبار سے مذکورہ بالا چھ ''دامن'' سے بھی قدیم نکلے۔ طوالت کے اعتبار سے اس تحقیقی مقالے میں دریافت شدہ ''دامن'' کے بارے میں مختصر تعارف پیش کیا جائے گا جبکہ غیر مطبوعہ ''دامن'' کی فہرست بھی آخر میں شامل ہے۔ یاد رہے اس مختصر مضمون میں صنف دامن کے فکری، فنی، اسلوبیاتی اور ہیئتی مباحث موجود نہیں۔

مختلف پنجابی کتب میں طبع شدہ اور نئے لکھے گئے غیر مطبوعہ (مملوکہ: راقم الحروف) ''دامن'' کا تعارف درج ذیل ہے:

چودھری فضل دین بختؔ جولاہور کے معروف شاعر اُستاد حسن الدین حسنؔ کے شاگرد تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب ''خیال بخت عرف گوہر مخزن'' (سن ندارد) میں ''فغان سسّی'' کے عنوان سے دامن لکھا جو مخمس کی ہیئت میں ۱۳ ترکیب بند پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۸ کے نصف اوّل تک چودھری فضل دین بختؔ کا کلام شامل ہے اور پھر صفحہ ۴۸ کے نصف آخر سے صفحہ ۱۱۱ تک اُن کے اُستاد محترم حسن الدین حسنؔ کا کلام ہے جس میں دو ''دامن'' بھی شامل ہیں۔

اُستاد حسن الدین حسنؔ کا پہلا دامن بعنوان ''مسدس دامن'' ہے جو مسدس کی ہیئت میں کُل چھ ترجیع بند پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسرا دامن مخمس کی ہیئت میں ہے جس کے کل سات ترکیب بند ہیں۔

چودھری فضل کریم سندھوجٹ کی کتاب ''خیالاتِ فضل'' جس کا دیباچہ ایڈیٹر ''زمیندار'' حاجی لق لق نے ۲۷ فروری ۱۹۵۲ء کو لکھا۔ اس کتاب میں بعنوان ''دامن'' ۳ بند اور بعنوان ''دامنِ دیگر'' بھی ۳ بند شامل ہیں۔ یہ ۶ بند چومصرعہ کی ہیئت میں بار دیف دامن لکھے گئے ہیں۔

مستری مولا بخش کی کتاب ''شاندار موتی عرف سلک گوہر'' فرم منشی عزیز الدین تاجر کتب و پبلشرز لاہور نے شائع کی تھی جس پر سن طباعت درج نہیں ہے۔ اس کتاب میں صفحہ ۷۱ تا ۷۳ ''مسدس دامن نصوح'' کے عنوان سے دامن شامل ہے جس کے کُل ۸ مسدس بند ہیں جو ترکیب بند ہیئت میں ہیں۔

اُستاد اللہ دتہ جوگی جہلمی کی کتاب ''مُندراں'' مطبوعہ ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۳۵ تا ۳۷ پر دامن شامل ہے۔ اس دامن کے کُل ۵ بند ہیں۔ سارے بند مسدس فارم میں ترکیب بند ہیئت پر لکھے گئے ہیں۔

ملک محمد رفیق محبوب کی کتاب ''گلدستۂ محبوب'' ۱۹۸۲ء کو شائع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۱ پر دامن شامل ہے۔ یہ دامن بھی مسدس ترکیب بند ہیئت میں ہے جبکہ کُل بند ۷ ہیں۔

پنجابی کے نامور شاعر دائم اقبال دائم نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''کمبل پوش'' میں ''رحمت کا دامن'' کے عنوان سے ۱۰ مصرعوں پر مشتمل دامن لکھا ہے۔ تمام مصرعوں میں ردیف دامن استعمال ہوئی ہے۔ اس دامن کا پہلا اور آخری مصرعہ ملاحظہ کریں:

پہلا مصرع: تیرے سوہنے محمدؐ دا یا مولا چھڈن کیویں غریب امیر دامن

آخری امصرع: سایہ دامنِ رحمت دا بخش سائیاں ہاڑا دائم اقبالؔ فقیر دامن

طاہر حسین عرزم کی سی حرفی ''نوائے مرید'' ۲۰۱۰ءکوشائع ہوئی۔جس میں ابجد''ط''،''ظ''اور ''ع'' کے تحت تین بند باردیف دامن ہیں جو چومصرعہ کی ہیئت میں ہیں۔

اُستاد عشق لہر کی کتاب ''کلام عشق لہر'' مرتبہ طفیل پرویز میں اُستاد عشق لہر کے دامن ''یوسف زلیخا'' کے علاوہ صفحہ ۱۰۵ پر ایک غزل باردیف دامن شامل ہے۔غزل کے پانچ اشعار ہیں جو غزل کی ہیئت پر پُورا اترتے ہیں۔یعنی مطلع،مقطع کے علاوہ ہر شعر کا دوسرا مصرعہ مطلع کے ساتھ ہم ردیف ہم قافیہ ہے۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کے نعتیہ دامن کا ایک بند بھی ملتا ہے جس کا ذکر ارشد میر نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔

غیر مطبوعہ نئے لکھے گئے ۱۰ ''دامن'' (مملوکہ: راقم الحروف) کا تعارف درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شاعر	عنوان	بند	ہیئت
۱	ایم۔ اے آزاد کھوکھر	دامن (متفرق)	۹	مسدس
۲	محمد بشیر ناطق قادری	دامن (متفرق)	۸	مسدس
۳	عالم لاہوری	دامن (متفرق)	۳	مسدس
۴	عبد الرشید شاہد	دامن (متفرق)	۷	مسدس ترکیب بند
۵	عبد الرشید شاہد	دامن نعتیہ	۳	مسدس ترکیب بند
۶	سیّد زاہد بخاری	دامن کربلا	۱۷	مسدس ترکیب بند
۷	سیّد زاہد بخاری	دامن پنج تن پاکؑ	۷	مسدس ترکیب بند
۸	سیّد شبیر حسین شاہ زاہد	دامن حمدیہ	۴	مسدس ترکیب بند
۹	محمد شہباز ساغر	دامن (متفرق)	۸	مسدس
۱۰	حاجی محمد زمان مہتاب	دامن (متفرق)	۲۰	چومصرعہ

اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے راقم الحروف صرف یہی کہنے پر اکتفا کرتا ہے کہ اٹھارویں،انیسویں اور بیسویں صدی میں جس قدر پنجابی شعری ادب لکھا گیا اور شائع ہوا، پورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس صنف کے بے شمار نمونے ماضی کے اوراق میں پوشیدہ ہیں جن کو تلاش کرنے اور منظر عام پر لانے کے لیے دیدۂ بینا کی ضرورت ہے اور اسی لیے راقم الحروف صنف دامن پر مزید تحقیق جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک جو ''دامن'' دستیاب ہوئے ہیں اُن کو کتابی صورت میں منظر عام پر لانے کے لیے مصروف عمل ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ فضل گجراتی، پیر، کلام پیر فضل گجراتی (لاہور:مقصود پبلشرز،۲۰۱۰ء)ص۴۳۸،۴۳۹

۲۔ ارشدمیر(مرحوم)،تِن دامن (مضمون)مشمولہ: پنجابی(مہینہ وار)(لاہور: جلد۱۴،شمارہ۱۱،جنوری تا مارچ۲۰۱۱ء)ص۲۸

۳۔ اختر جعفری،سیّد،ڈاکٹر،پنجابی ادبی صنفاں(لاہور: پبلشرز ایمپوریم،۲۰۰۳ء)ص۲۳۳تا۲۳۸

۴۔ نبیلہ عمر،حسن جمال غزل دا(لاہور: پبلشر نامعلوم،۱۹۹۸ء)ص۱۴۵

۵۔ عبدالباسط باسط،دامن(ہیر رانجھا)،مشمولہ: تماہی پنجابی،(لاہور: جلد۱۴،شمارہ۱۱،اپریل،مئی، جون۲۰۱۱ء)ص۸تا۱۳

۶۔ اداریہ،تماہی پنجابی،(لاہور: جلد۱۴،مسلسل شمارہ۴۹،جنوری تا جون۲۰۱۲ء)ص۱۰

۷۔ اداریہ،تماہی پنجابی،(لاہور: جلد۱۵،مسلسل شمارہ۵۱،جنوری تا دسمبر۲۰۱۳ء)ص۱۱،۱۲

۸۔ ایضاً،ص۴۱تا۴۶

۹۔ ارشدمیر(مرحوم)،تِن دامن (مضمون)،مشمولہ: پنجابی(مہینہ وار)(لاہور: جلد۱۴،شمارہ۱۱،جنوری تا مارچ۲۰۱۱ء)ص۲۸

۱۰۔ اختر جعفری،سیّد،ڈاکٹر،پنجابی ادبی صنفاں،ص۲۳۳

مآخذ:

۱۔ اختر جعفری،سیّد،ڈاکٹر،پنجابی ادبی صنفاں،لاہور: پبلشرز ایمپوریم،۲۰۰۳ء۔

۲۔ عمر،نبیلہ،حسن جمال غزل دا،لاہور: پبلشر نامعلوم،۱۹۹۸ء۔

۳۔ فضل گجراتی،پیر،کلام پیر فضل گجراتی،لاہور:مقصود پبلشرز،۲۰۱۰ء۔

☆☆☆